۱۸۳۸/۳۲

عبدالمنان

محترم مفتی صاحب ۔ ۔ ۔ کی ۔ کراچی

آجکل مارکیٹ میں اصل کمپنی کی کاپی یا نقل کی جاتی ہے اور جیسے ہی کوئی کمپنی نئی چیز مارکیٹ میں لاتی ہے فوراً اس کی نقل تیار ہو جاتی ہے کپڑے وغیرہ کا۔ نقل کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں رائج ہیں۔

۱۔ اصل کمپنی کی نقل اصل کے نام ہی سے بنائی اور فروخت کی جائے۔ یعنی بالکل اصل کی طرح اسی نام سے اسی پرنٹ سے کپڑا بنایا جائے۔

۲۔ اصل کمپنی کی نقل اصل کے نام ہی سے بنائی جائے مگر فروخت کرتے وقت بتایا جائے کے نقل ہے۔ یعنی آگے دکانداروں وغیرہ کو دیتے ہوئے صرف زبانی بتا دیا جائے۔ پھر آگے بیچتے ہوئے وہ دکاندار گاہک کو بتائے یا نہ بتائے اس کی مرضی ہے۔

۳۔ اصل کمپنی کا نام استعمال ہو مگر Raplica (جس کا مطلب نقل ہے) لکھ دیں جس کا مطلب چیز کی نقل ہوتا ہے۔ لیکن یہ بہت باریک لکھا ہوتا ہے۔ جیسے کہ ساتھ منسلک (Raplica) لکھا جاتا ہے۔ بسا اوقات گاہک کو پتہ نہیں چلتا۔

ان صورتوں میں نقل کرنے کے عمل اور خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے جب کے پاکستان کے قانون کے مطابق کاپی رائٹ کے اجراء کے بعد یہ ایک جرم ہے۔

برائے مہربانی تحریری فتویٰ عنایت فرما دیں۔

شکریہ

احمد نسیم شمسی ۔ ناظم آباد

موبائل: 0333-2184345

۲۱-۸-۱۷

۴۔ کارخانے والے جن سے ڈیزائن کی نقل تیار کی جاتی ہے، ان کارخانے والوں کے لئے بنانے کا کیا حکم ہے؟ (بقیہ پشت پر ملاحظہ ہو)

۵۔ وہ دکاندار جو ایسے سوٹ فروخت کرتے ہیں جنہوں نے خود بنوایا نہیں ہوتا بلکہ خرید کر
آگے گاہکوں کو فروخت کرتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

احمد نسیم

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱،۲﴾......کسی کمپنی سے اجازت لئے بغیر اس کے نام سے کپڑا بنانا اور اس کے پرنٹ کی نقل کرنا اور اسی کمپنی کے نام سے اسے فروخت کرنا جائز نہیں، بالخصوص جبکہ قانونی طور پر بھی ایسا کرنا جرم ہے، اس کی شرعاً اور قانوناً اجازت نہیں۔ نیز ایسی صورت میں کپڑا بنانے والے کے لئے فقط دکاندار کو زبانی بتادینے سے کسی دوسری کمپنی کے نام سے کپڑا پرنٹ کرنا جائز نہیں ہو جائے گا۔

﴿۳﴾......واضح رہے کہ اگر کسی کمپنی کے نام سے بلا اجازت کپڑا وغیرہ پرنٹ کیا جارہا ہو اور اس پر نقل ہونے کی علامت واضح نہ لکھی جائے، مثلاً باریک ساRaplica وغیرہ لکھ دیا جائے جبکہ عموماً گاہک اس سے بے خبر ہوتا ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو اس طرح لکھنے سے یہ معاملہ دھوکہ دہی سے خارج نہیں ہوسکتا، بلکہ جھوٹ اور دھوکہ میں شامل ہے، لہٰذا دکاندار پر لازم ہے کہ وہ دھوکہ دہی، جھوٹ اور قانون کی ایسی خلاف ورزی سے مکمل اجتناب کرے۔

فی صحیح البخاریؒ :(۶۹/۳)

وقال ابن أبی أوفی.......... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :الخدیعة فی النار، من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فهو رد۔

وفی فیض القدیر :(۲۷۵/۶)

(المکر والخدیعة فی النار) یعنی صاحب المکر والخداع لا یکون تقیا ولا خائفا للہ لأنه إذا مکر غدر وإذا غدر خدع وذا لا یکون فی تقی وکل خلة جانبت التقی فهی فی النار۔

﴿۴﴾......اگر کارخانے والے کو معلوم ہو کہ جو کپڑا اس سے پرنٹ کروایا جارہا ہے وہ بنانا قانوناً جرم ہے یا جس نام کے ساتھ کپڑا پرنٹ کیا جارہا ہے یہ اصل کمپنی کی اجازت کے بغیر اس کمپنی کے نام سے پرنٹ کروایا جارہا ہے تو کارخانے والے کے لئے اس کا پرنٹ کرنا جائز نہیں ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا صورتوں میں جہاں دھوکہ دہی، غلط بیانی یا قانون کی خلاف ورزی پائی جائے گی اس کا ارتکاب کرنے والا گناہگار ہوگا، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

(جاری ہے......)

﴿۵﴾......اگر مذکورہ صورت میں دکاندار کو معلوم ہو کہ یہ نقل ہے اصل نہیں ہے اور اس کو فروخت کرنا قانوناً جرم نہ ہو تو اس کے لئے شرعی حکم یہ ہے کہ گاہک کو بتا کر فروخت کرے کہ یہ نقلی ہے تاکہ وہ دھوکہ میں نہ پڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

۳۰/اکتوبر ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲۸/۱/۱۴۳۸ھ

مفتی

دارالافتاء